# نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا حکم

مفتی محمد طیب ارشد
مہتمم جامعہ قاسمیہ عرفان العلوم مدنی عیدگاہ کلورکوٹ ضلع بھکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوٹ: نفس مسئلہ پر گفتگو کرنے سے پہلے چند تمہیدی مقدمات کا درج کرنا ضروری ہے۔

## تمہیدی مقدمہ نمبر ۱

شرع شریف کے جملہ احکام دس ہیں:

(۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب (۵) مباح (۶) مندوب (۷) مستحسن (۸) حرام (۹) مکروہ تحریمی (۱۰) مکروہ تنزیہی۔

### ۱۔ فرض:

مَا ثَبَتَ بِدَلِيْلٍ قَطْعِيٍّ لَا شُبْهَةَ فِيْهِ۔ یعنی فرض وہ حکم شرعی ہے جو ایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔

فرض کا حکم: اَلثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِقَابُ بِالتَّرْكِ بِلَا عُذْرٍ وَالْكُفْرُ بِانْكَارِ

یعنی فرض کا حکم یہ ہے کہ اسکے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور عملاً بغیر عذر کے ترک کرنے سے عذاب و گناہ اور اس کا انکار کرنے سے کفر لازم آتا ہے۔

### ۲۔ واجب:

مَا ثَبَتَ بِدَلِيْلٍ ظَنِّيٍّ فِيْهِ شُبْهَةٌ یعنی واجب اس حکم شرعی کو کہتے ہیں جو ایسی دلیل ظنی سے ثابت ہو کہ اس میں شبہ ہو۔

واجب کا حکم یہ ہے کہ عمل کے لحاظ سے اس کا حکم فرض والا ہوتا ہے اور اعتقاد کے لحاظ سے فرض والا حکم اس کا نہیں ہوتا یعنی واجب کا منکر کافر نہیں ہوتا بلکہ گمراہ ہوتا ہے۔

## ۳۔ سنت:

مَا وَاظَبَ عَلَیۡهَا النَّبِیُّ عَلَیۡهِ السَّلَامُ عَلَیۡهِ مَعَ تَرۡکِهٖ اَحۡیَانًا۔

یعنی سنت اس شرعی حکم کو کہتے ہیں جس پر حضورﷺ نے ہمیشگی فرمائی ہو اور کبھی اس کا ترک بھی کیا ہو۔ سنت کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے پر ثواب اور اس کے چھوڑنے پر گناہ ہوتا ہے۔

## ۴۔ مستحب:

مَا فَعَلَهُ النَّبِیُّ ﷺ مَرَّةً وَتَرَکَهٗ اُخۡرٰی وَاَحَبَّهُ السَّلَفُ۔

مستحب وہ شرعی حکم ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی ترک فرمایا ہو اور اسلاف نے اسے محبوب ٹھہرایا ہو۔ مستحب کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور ترک کرنے پر گناہ نہیں لیکن اس کا ترک ناپسند ہے۔

## ۵۔ مباح:

مَا یُخَیَّرُ الۡعَبۡدُ فِیۡهِ بَیۡنَ الۡاِتۡیَانِ وَالتَّرۡکِ۔

مباح وہ امر شرعی ہے جس کے کرنے، نہ کرنے کا بندہ کو اختیار دیا گیا ہے۔ یعنی شرع شریف میں اس پر منع نہ ہو۔ مباح کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے پر ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے پر گناہ نہیں ملتا۔

## ۶۔ مندوب: ۷۔ مستحسن:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا رَاٰهُ الۡمُسۡلِمُوۡنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنۡدَ اللهِ حَسَنٌ۔

مستحسن وہ حکم شرعی ہے کہ جس میں مسلمان حسن کا پہلو دیکھیں مندوب، مستحسن کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے پر ثواب، سعادت ملتی ہے اور نہ کرنے میں گناہ نہیں ہے۔

## ۸۔ حرام:

مَاثَبَتَ النهیُ عَنۡهُ بِلَا مُعَارِضٍ۔ (رمز الحقائق شرح کنز الدقائق، ص۳، ج۱)

☆الولایۃ الخاصۃ اقوی من الولایۃ العامہ ☆ولایتِ خاصہ ولایتِ عامہ کی نسبت قوی ہوتی ہے

حرام وہ حکم شرعی ہے جس کی منع ایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اس کا کوئی معارض نہ ہو۔
حرام کا حکم یہ ہے کہ اس سے رکنا فرض اور اس کا کرنا گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور اس کا انکار کفر ہوتا ہے۔

## ۹۔ مکروہ تحریمی:

مَا ثَبَتَ النَّهْیُ عَنْهُ مَعَ الْمُعَارِضِ۔ (رمز الحقائق شرح کنز الدقائق، ص۳، ج۱)

مکروہ تحریمی وہ ہے جس سے منع ایسی دلیل سے ثابت ہو جس کا معارض کوئی ہو، مکروہ تحریمی کا حکم یہ ہے کہ اس کے ترک پر ثواب ہوتا ہے اور اس کے کرنے پر عذاب کا خطرہ ہوتا ہے۔

## ۱۰۔ مکروہ تنزیہی:

هُوَ النَّاقِصُ لِلْعَمَلِ الْمَشْرُوْعِ فِیْهِ۔ (رمز الحقائق شرح کنز الدقائق، ص۴، ج۱)

مکروہ تنزیہی اس حکم کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے مشروع عمل کے ثواب میں کمی آ جاتی ہے
مکروہ تنزیہی کا حکم یہ ہے کہ اس کا ترک پسندیدہ اور ارتکاب ناپسندیدہ ہوتا ہے۔

## تطبیق:

مسلمان عاقل و بالغ کے تمام معاملات، معمولات شرع شریف کے انہی دس احکام میں منحصر ہیں یعنی پہلے سات احکام کا تعلق جائز کاموں سے ہے اور باقی تین احکام کا تعلق ممنوعہ کاموں سے ہے۔

# تمهیدی مقدمه نمبر ۲

شرعی احکام ثابت کرنے کے لئے دلائل (ادلہ) چار ہیں۔
(۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول ﷺ (۳) اجماع (۴) قیاس ائمہ مجتہدین۔

# تمهیدی مقدمه نمبر ۳ :

تمام اشیاء میں اصل اباحت (جواز) ہے کسی شئی پر منع کے لئے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے جواز کیلئے اتنا کافی ہوتا ہے کہ شرع شریف نے منع نہ کیا ہو اور شرعی اصول وقواعد کی مخالفت نہ ہو۔

☆اعمال الکلام اولی من اهماله☆ کلام پر عمل کرنا اسے مہمل چھوڑنے کی نسبت اولی ہے☆

عبدالحفیظ محمدی



## تمہیدی مقدمہ نمبر ٤ :

مطلق (جس کے حکم میں کوئی قید، شرط نہ ہو) عام ہوتا ہے جب تک اس کے برابر یا اس سے فوق درجہ کا مقید نہ آئے۔

ان چار تمہیدی مقدمات کے بعد ہم اصل مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا قرآن کے اطلاق، حدیث رسول ﷺ، اجماع صحابہ اور تعامل امت سے ثابت ہے۔

(۱) وَ اِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ (القرآن)

ترجمہ: اے حبیب ﷺ میرے بندے جب میرے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کریں تو میں ان کے قریب ہوں، قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی دعا جب وہ مجھے پکارے۔ انہیں چاہئے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لے آئیں تاکہ راہِ ہدایت پائیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ مطلق ہے کہ دعا مانگنے والا مجھ سے جس وقت بھی مانگے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اصولِ فقہ کا مسلم قاعدہ ہے کہ اَلْمُطْلِقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِهٖ کہ مطلق اپنے اطلاق پر رہتا ہے جب تک کوئی مقید نہ آئے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان جس وقت بھی رب کریم سے دعا مانگے جائز ہے اور دعا کی مقبولیت کا مژدہ سنایا گیا ہے اب کوئی آیت کریمہ یا حدیث متواتر یا حدیث مشہور نمازِ جنازہ کے بعد یا کسی اور مخصوص وقت میں دعا مانگنے سے مانع ہو تو پھر نماز جنازہ کے بعد یا اس مخصوص وقت میں دعا مانگنا منع ہوگا۔ حالانکہ ادلۂ اربعہ قرآنِ مجید، احادیث مبارکہ، اجماع، قیاس ائمہ مجتہدین میں سے کسی بھی دلیل سے نماز جنازہ کے بعد دعا سے منع نہیں کیا گیا۔

جب اللہ تعالیٰ کا فرمان مطلق ہے کہ دعا مانگنے والا جس وقت بھی دعا مانگے میں قبول کرتا ہوں، قرآنِ پاک، احادیث مبارکہ، اجماع اور قیاس میں بھی منع نہ ہو تو کوئی شخص اپنی طرف سے دعا مانگنے سے روکے تو علماء اصولیین و محدثین کی اصطلاح میں وہ شخص کتاب اللہ پر افتراء باندھتا ہے۔

شرع شریف میں منع تب ثابت ہوتی جب اس پر شرعی دلیل ہو تو نمازِ جنازہ کے بعد دعا

☆من استعجل الشئی قبل اوانہ عوقب بحرمانہ ☆

ناجائز ہونے پر کوئی آیت مبارکہ یا حدیث شریف، قول صحابی یا قیاس ائمہ مجتہدین میں سے کوئی ایسی دلیل موجود نہیں کہ قرآنِ مجید کی اس آیت مبارکہ کے مقابلے میں دعا مانگنے سے منع کیا گیا ہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے والوں کو دعا سے منع کرنے اور ان کا مذاق اُڑانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسوائی اور دوزخ کے عذاب کا ذکر فرمایا ہے۔

چنانچہ ارشادِ ربانی ہے کہ:

قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ ○ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ط وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا ط (قرآنِ حکیم، پارہ نمبر ۱۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دھتکارے پڑے رہو جہنم میں اور مجھ سے کلام نہ کرو، بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے تو تم نے انہیں ٹھٹھا بنا دیا۔

اب اس آیت مبارکہ میں دعا سے منع کرنے والوں کے لئے کتنی بڑی وعید ہے۔

(۳) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ○ (۲۴، رکوع ۱۱)

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو ہی نہایت مہربان ہے رحم والا ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر، تفسیر صاوی اور دیگر کتب تفاسیر میں ای سبقونا باالموت علیه (تفسیر صاوی، ص ۴/۱۶۲)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان کی حالت میں فوت ہوئے ہیں تو مسلمان میت جس کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی وہ بھی سابق بالموت ہے۔

☆جس نے قبل از وقت کسی شئی کے حصول کی کوشش کی اسے اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی☆

## نمازِ جنازہ کے بعد دعا کے متعلق احادیث:

۱۔ لَنَا مَا رُوِیَ اَنَّ عَلَیْہِ السَّلَام صَلَّی جَنَازَۃً فَلَمَّا فَرَغَ جَاءَ عُمَرُ وَمَعَہٗ قَوْمٌ وَاَرَادَ اَنْ یُّصَلِّیَ ثَانِیًا فَقَالَ لَہٗ ﷺ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْجَنَازَۃِ لَا تُعَادُ وَلٰکِنْ اُدْعُ لِلْمَیِّتِ وَاسْتَغْفِرْلَہٗ وَھٰذَا نَصٌّ۔ (فی الباب بدائع الصنائع، ص ۳۱۱، ج ۱)

ترجمہ: ہم احناف کی دلیل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نمازِ جنازہ پڑھائی جب آپ ﷺ نمازِ جنازہ سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ساتھ آئے اور ارادہ کیا کہ نمازِ جنازہ دوبارہ پڑھائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! میت پر نماز جنازہ دوبارہ نہیں پڑھائی جاتی۔ لیکن تو اس کے لئے دعا کر، استغفار کر۔ یہ حدیث اس مسئلہ میں نص ہے۔

بدائع الصنائع فقہ حنفی کی وہ معتبر کتاب ہے جس سے علماء اہلسنت اور علماء دیوبند، فتاویٰ لکھتے ہیں۔ علامہ شامی نے فتاویٰ شامی میں اور دیگر فقہائے کرام نے اس کتاب کو معتبر ٹھہرایا ہے اس میں امر ہے کہ اب جنازہ کی نماز تو دوبارہ نہیں لیکن اس میت کے لئے دعا مانگو۔

۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۱۳۹، ابن ماجہ، ص ۱۰۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لئے خالص دعا کرو۔

اس حدیث شریف میں اذا صلیتم علی المیت کے بعد ''فا'' کا ذکر آیا ہے۔ حرف ''فا'' کے متعلق علماء نحویین کہتے ہیں کہ یہ تعقیب مع الوصل کے لئے حقیقتاً آتی ہے۔ یعنی پہلی چیز کے فوراً بعد متصل پر دلالت کرتی ہے۔ نہ اُس پہلی چیز سے پہلے کے لئے اور نہ بعد میں زیادہ دیر کے لئے تو واضح ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ نمازِ جنازہ پڑھ لینے کے بعد اس میت کے لئے اخلاص کے ساتھ دعا کرو یہ حضور ﷺ کا امر ہے۔ اب جنازہ کے بعد دعا سے منع کرنے والے اپنی ذاتی رائے اور خیال پیش

کرتے ہیں کہ دعا تو نمازِ جنازہ میں آ گئی اب دوبارہ دعا کیسی؟

اُن کے خیال کا رد چند وجوہ سے علماء اہلسنّت نے کیا ہے۔

۱۔ قرآنِ مجید میں دعا مانگنے کا مطلق حکم ہے اور قرآنِ مجید کے مطلق حکم کو اپنی رائے کے تحت مقید کرنا قرآنِ مجید کے حکم کو تبدیل کرنا ہے جو کہ گمراہی ہے۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ جنازہ کے بعد میت کے لئے خالص دعا کرو اس کے مقابلے میں اپنی رائے پیش کرنا شرع شریف پر افتراء ہے جو کہ گمراہی ہے۔

۳۔ اگر یہ خیال درست تسلیم کر لیا جائے کہ دعا نمازِ جنازہ میں آ گئی ہے اب دوبارہ دعا نہ مانگی جائے تو پھر اس حدیث شریف پر عمل ممکن نہیں رہتا اس لئے کہ نمازِ جنازہ میں بالغ میت کے لئے دعا پڑھی جاتی ہے اس کے ترجمہ پر غور کیا جائے تو میت کے لئے خصوصی دعا نہیں بلکہ تمام فوت شدگان اور زندہ مردوں، عورتوں، حاضر غائب لوگوں کے لئے ہے۔ حالانکہ اس حدیث شریف میں حکم ہے کہ میت کے لئے خالص دعا کرو۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس دعا سے مراد وہی دعا ہے جو نمازِ جنازہ میں آ گئی ہے۔ اگر ان کی یہ بات درست تسلیم کر لی جائے تو ایک آیت کریمہ کا مفہوم صحیح نہیں بنے گا وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا اس آیت میں لفظ اذا ہے اور دوسرے جملے پر ''فا'' ہے جیسا کہ:

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ۔

میں ہے کہ اب اگر بعض لوگوں کی رائے پر توجہ کی جائے تو آیت کریمہ کا ترجمہ یوں ہوگا۔ اِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا۔ (ترجمہ): کہ جب کھانا کھانے لگو تو منتشر ہو جاؤ۔ حالانکہ یہ ترجمہ اسلام کی روح کے بھی خلاف ہے۔ اس لئے قرآنِ پاک کے تمام مترجمین نے معنی کیا ہے کہ جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ۔ ایسے ہی حدیث شریف کا معنی یہ ہے کہ جب میت پر نمازِ جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لئے خالص دعا کرو۔

جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ سے رہ گئے، آپؓ جب پہنچے تو فرمایا: اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ لَهٗ' (مبسوط سرخسی، ص ۲۳۵)

الضرر لا یزال بالضرر نقصان کا ازالہ نقصان سے نہیں کیا جائے گا☆

ترجمہ: نمازِ جنازہ پڑھنے میں اگر تم نے پہل کر لی ہے تو دعا میں مجھ سے پہل نہ کرو بلکہ مجھے بھی دعا میں شامل ہونے دو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ میں کتنے صحابہ کرام شامل ہوں گے اور نہ سبھی اہل مدینہ تو شامل ہوں گے۔ ان تمام صحابہ کرام کو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین پر نماز جنازہ اگر تم پڑھ ہی چکے ہو تو دعا میں مجھ سے سبقت نہ کرو کسی صحابی نے اعتراض نہ کیا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا نہیں تو معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا صحابہ کرام کا معمول تھا اور اس پر اہل مدینہ صحابہ کا اجماع ثابت ہوتا ہے۔

قرآنِ مجید کی آیات، احادیث، اجماع صحابہؓ سے الحمدللہ تعالیٰ ثابت ہو گیا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز ہے۔

اب ہم اس دعا کے جواز کے درجہ پر بحث کرتے ہیں کہ یہ دعا جائز ہے یا مستحسن ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّه' صَلّٰی عَلَی الْمَنْفُوْسِ ثُمَّ قَالَ اَلّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (سنن بیہقی، ص ۹/۴)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے پر نمازِ جنازہ پڑھی پھر فرمایا اے اللہ تعالیٰ اسے عذابِ قبر سے بچا۔

عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ عَلِیٍّ عَلٰی یَزِیْدُ بْنِ الْمُکَفَّفِ فَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی اَتَاهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ الْیَوْمَ فَاغْفِرْلَه' ذَنْبَه' وَوَسِّعْ عَلَیْهِ مَدْخَلَه'۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ص ۱۳۳، ج ۳)

ترجمہ: حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں یزید بن مکفف پر نمازِ جنازہ پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے چار تکبیریں کہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ چل کر میت کے پاس آئے اور کہا اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے آج تیرا مہمان ہے اس کے گناہ بخش دے اور اس کی قبر کو وسیع کر دے۔ ہم تو اس کی نیکیاں ہی جانتے ہیں تو اس کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

☆درء المفاسد اولی من جلب المصالح☆

ایک اور حدیث مبارکہ میں اس طرح بیان ہے کہ:

وَلَنَا مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاتَتْھُمَا الصَّلٰوۃُ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَلَمَّا حَضَرَا مَا زَادَا عَلَی الْاِسْتِغْفَارِ۔

(بدائع الصنائع، ص ۳۱۱، ج ۱)

ترجمہ: اور احناف کی یہ دلیل ہے کہ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ دونوں ایک شخص کی نماز جنازہ سے رہ گئے تو جب میت کے پاس پہنچے تو اس کے لئے استغفار (بخشش کی دعا) سے زائد کچھ نہ کہا۔

نوٹ: احناف کا موقف ہے کہ میت پر نمازِ جنازہ ایک بار ہے (جبکہ ولی میت شامل ہو) دوبارہ نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جاتی اس پر ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے میت پر دوبارہ نمازِ جنازہ نہ پڑھی بلکہ صرف بخشش کی دعا کی یہ حدیث بدرجہ عبارۃ النص دلالت کرتی ہے کہ ان دونوں حضرات گرامی رضی اللہ عنہما نے نمازِ جنازہ کے بعد دفن سے پہلے میت کے لئے دعا مانگی۔

## دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

س ۳۱۴۴: بعد نمازِ جنازہ اور قبل دفن چند نمازیوں کا ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار آہستہ آواز سے پڑھنا اور امام جنازہ یا کسی نیک آدمی کا دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کو رسم اور التزام مثل واجبات اس کو بدعت بنا دے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج ۵، ص ۱۴۳۴، مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی)

دارالعلوم دیوبند کے مفتی صاحب نے حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے فتویٰ جاری کیا ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد اور دفن سے پہلے ایک بار الحمد شریف، تین بار قل شریف آہستہ آواز سے پڑھ کر نمازِ جنازہ پڑھانے والے امام یا کسی نیک آدمی سے دعا کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس دعا کو واجبات کی مثل لازم قرار دینا یا اسے رسم رسم بنالینا جائز نہیں ہے۔

☆ جلبِ مصلحت کی نسبت مفاسد کو دور کرنا زیادہ بہتر ہے ☆

الحمدللہ اکثر اہل اسلام نمازِ جنازہ کے بعد دفن سے پہلے ایک بار الحمد شریف، تین بار قل شریف آہستہ آواز سے پڑھ کر امام جنازہ یا کسی نیک آدمی سے دعا کراتے ہیں۔ اور اس دعا کو کوئی رسم ہرگز نہیں سمجھتے اور نہ ہی اس دعا کو واجب قرار دیتے ہیں۔ البتہ اہل سنت وجماعت ہر نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگتے ہیں اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ عِنْدَ اللہِ تَعَالٰی اَدْوَمُھَا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عمل زیادہ پسندیدہ ہے جس میں ہمیشگی کی جائے۔

چنانچہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے اور مستحب کو مستحب سمجھتے ہوئے ہر مسلمان میت کے لئے دعا مانگنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نیک عمل پر ہمیشگی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔

مسلک دیوبند کے شیخ الحدیث علامہ شمس الحق افغانی سابق شیخ الحدیث اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور تحریر کرتے ہیں کہ مفتی کفایت اللہ صاحب (مرحوم) نے یوں تطبیق کی ہے کہ دعا قبل کسر الصفوف (صفیں توڑنے سے پہلے) منع ہے اور صفیں توڑنے کے بعد جائز ہے۔ میرے نزدیک یہ تطبیق درست ہے۔ (الکلام الموزون، ص ۱۹)

اکثر اہل اسلام نمازِ جنازہ پڑھ کر صفیں توڑنے کے بعد دعا مانگتے ہیں۔ مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا انکار کرنے والے اور منع کرنے والے کا نہ اہلسنّت وجماعت سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی دیوبندی مسلک سے اس کا کوئی واسطہ ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا سے منع کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟ جو نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا انکار کرتا ہو اور اس دعا کو بدعت کہتا ہو۔ دیوبندی مسلک کے مایہ ناز شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کے سابق مدرس علامہ محمد انور شاہ کشمیری کی تحقیق سے اس سوال کا جواب واضح ہو جاتا ہے۔

علامہ کشمیری صاحب بخاری شریف کی ایک حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ یہاں بھی نمازِ جنازہ کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے کا ذکر کیا ہے، جس کا ہمارے سلفی بھائی (غیر مقلّدین) اور نجدی بھائی (وہابی) انکار کرتے ہیں اور اس کو بدعت کہتے ہیں۔

اسی لئے حرمین اور سارے قلمرو نجد حجاز میں نمازوں کے بعد اجتماعی دعا موقوف ہوگئی

ہے۔ بھلا جس امر کا ثبوت خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو وہ بھی بدعت ہو سکتا ہے۔ یہ بھی بیجا تشدد نہیں تو اور کیا ہے۔ (انوار الباری شرح بخاری، ج ۳، ص ۷۶)

ہم علامہ کشمیری صاحب کی تحقیق کو سراہتے ہوئے عامۃ المسلمین کو آگاہ کرتے ہیں کہ اراکین مسلک دیوبند کے ایک اہم رکن شیخ الحدیث علامہ کشمیری صاحب فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا انکار سلفی اور نجدی کے سوا اور کوئی نہیں کرتا ہے۔

## اتمام:

مسلک دیوبند کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ نمازِ عیدین کے بعد دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں مگر چونکہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے بعد نمازِ عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوا۔ (بہشتی زیور، ج ۱۱، ص ۸۱)

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر نمازِ عیدین کے بعد اجتماعی دعا مانگنا حضور ﷺ، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے تو جس قاعدہ اصول کے تحت بعد نماز عیدین دعا مانگنا مسنون ہوا تو اس قاعدہ اصول کے تحت بعد نماز جنازہ دعا مانگنا مسنون کیوں نہ ہوا حالانکہ تمام شرائط، ارکان ایک جیسے ہیں۔ یعنی تمام کتب احادیث، کتب تفاسیر، کتب فقہ میں عنوان ہے۔ باب الصلوٰۃ علی المیت، باب صلوٰۃ العیدین۔ نمازِ جنازہ بھی صلوٰۃ ہے۔ نمازِ عیدین بھی صلوٰۃ ہے۔

## طلب انصاف:

نمازِ جنازہ کے بعد دفن سے پہلے مسلمان میت کے لئے دعا مانگنا قرآنِ مجید میں مطلق حکم کے اطلاق، احادیث مبارکہ، تصریحات فقہائے کرام، تعامل مسلمین اور حوالہ جات بمعہ کتاب صفحہ نمبر ذکر کر دیئے گئے ہیں اس لئے نمازِ جنازہ کے بعد دعا کے جائز بدرجہ مستحب ہونے میں شک، انکار اور منع کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

علامہ تھانوی صاحب اپنی تحقیق کو فتویٰ کی صورت میں پیش کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ پس ان تمام احادیث اور عبارات مذاہب سے یہ حاصل ہوا کہ تمام نمازوں کے بعد دعا کرنا

چاروں فرقوں (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں مسنون مشروع ہے اس کا انکار سوائے اس جاہل مجنون کے کسی نے نہیں کیا جو اپنی ہوائے نفسانی کے راستہ میں گمراہ ہو گیا اور شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈال کر اس کو بہکایا امداد الفتاویٰ۔

تمہیدی مقدمہ نمبر (۱) میں مستحب، مباح، مندوب، مستحسن کی تعریفیں بیان ہو چکی ہیں کہ مستحب وہ حکم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی ترک فرمایا ہو تو اس حدیث شریف میں نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو لہٰذا نمازِ جنازہ کے بعد دعا مستحب ہے۔

قرآنِ مجید کے اطلاق، عموم اور پیش کردہ احادیث سے اجماعِ اہل مدینہ صحابہ کے تحت نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا مستحسن ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ جو لوگ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے منع کرتے ہیں وہ اس منع کو کونسا درجہ دیتے ہیں کیونکہ کسی امر کے ممنوع ہونے کے تین ہی درجے ہیں کہ وہ حرام ہو یا مکروہ تحریمی ہو یا مکروہ تنزیہی ہو۔

اگر حرام کہتے ہیں تو پھر نمازِ جنازہ کے بعد والی دعا کی حرمت پر نص قطعی یعنی قرآنِ مجید یا حدیث متواتر یا حدیث مشہور دلیل لائیں اگر مکروہ تحریمی کہتے ہیں تو پھر اس دعا کے مکروہ ہونے پر ایسی دلیل لائیں۔ جس سے واجب ثابت ہوتا ہو کیونکہ حرام، فرض کے مقابلہ میں ہے اور مکروہ تحریمی واجب کے مقابل ہے تو مکروہ تحریمی ثابت کرنے کے لئے بھی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسی طرح دعا بعد از جنازہ کو اگر مکروہ تنزیہی کہتے ہیں تو پھر اس کراہت کو ثابت کرنے کے لئے بھی دلیل شرعی کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا کے جائز بدرجہ مستحب، مستحسن ہونے پر آیات کریمہ، احادیث، اجماع جیسے دلائل موجود ہیں۔ جبکہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا کے منع ہونے پر شرعی دلائل میں سے کوئی دلیل نہیں مل سکی صرف آراء، خیالات ہیں کہ مسلمان میت کو دعا کا فائدہ نہ پہنچنے پائے۔

حقیقت یہ ہے کہ دعا ایمان والوں کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادی فرمایا ہے کہ میرے بندے مجھ سے دعا مانگیں بخشش بھی ایمان والوں کے لئے ہے اس لئے نماز پڑھنے والے مؤمن ہوں اور میت بھی مؤمن ہو تو اللہ تعالیٰ کے فرمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ

کے فعل، اجماع جیسے روشن دلائل کے تحت نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگی جائے اور اگر میت کے ایمان میں شبہ ہو یا گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا بدعقیدہ ہو تو پھر بے شک اس کو اسی حال پر رہنے دیا جائے کیونکہ یہ دعا خالصتاً ایمان والوں کا حصہ ہے۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

س: فقہ کی بعض کتابوں میں نمازِ جنازہ کے بعد دعا کو مکروہ کیوں لکھا گیا ہے؟

ج: فقہائے کرام نے ان کتابوں میں ایسی لمبی دعا کرنے کو مکروہ لکھا ہے جس کی وجہ سے تدفین (دفن کرنے) میں تاخیر ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جس طرح نمازِ جنازہ صف بنا کر کھڑے ہو کر پڑھی تھی اسی طرح صف بنا کر کھڑے ہو کر دعا کرنے کو مکروہ لکھا ہے کہ اس طرح کھڑا رہنا نماز کے مشابہ ہے اور بعد میں آنے والے کو نمازِ جنازہ کا شبہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے شیخ الحدیث علامہ شمس الحق افغانی صاحب نے مفتی کفایت اللہ صاحب کی تطبیق ذکر کی ہے کہ صفیں توڑنے سے پہلے منع اور صفیں توڑ کر دعا مانگنا جائز ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا مِنْ شُرُوْرِ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

س: نمازِ جنازہ شروع کرنے سے پہلے کوئی شخص اعلان کرے کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز نہیں ہے لہٰذا دعا نہیں مانگی جائے گی۔ ایسے اعلان اور ایسے شخص کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

ج: ایسا اعلان شرعاً قبیح بدعت ہے اس لئے کہ ایسے وقت میں ایسا اعلان حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اور صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مجتہدین یا کسی بھی فقیہ سے ثابت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے سے منع کرنا مسلمان میت کو دعا سے محروم کرنا بدنصیبی ہے۔

عمدہ لکھائی ............ بہترین چھپائی
مسودہ دیجئے ............ کتاب لیجئے
جمیل برادرز
نائم آباد نمبر 2 کراچی